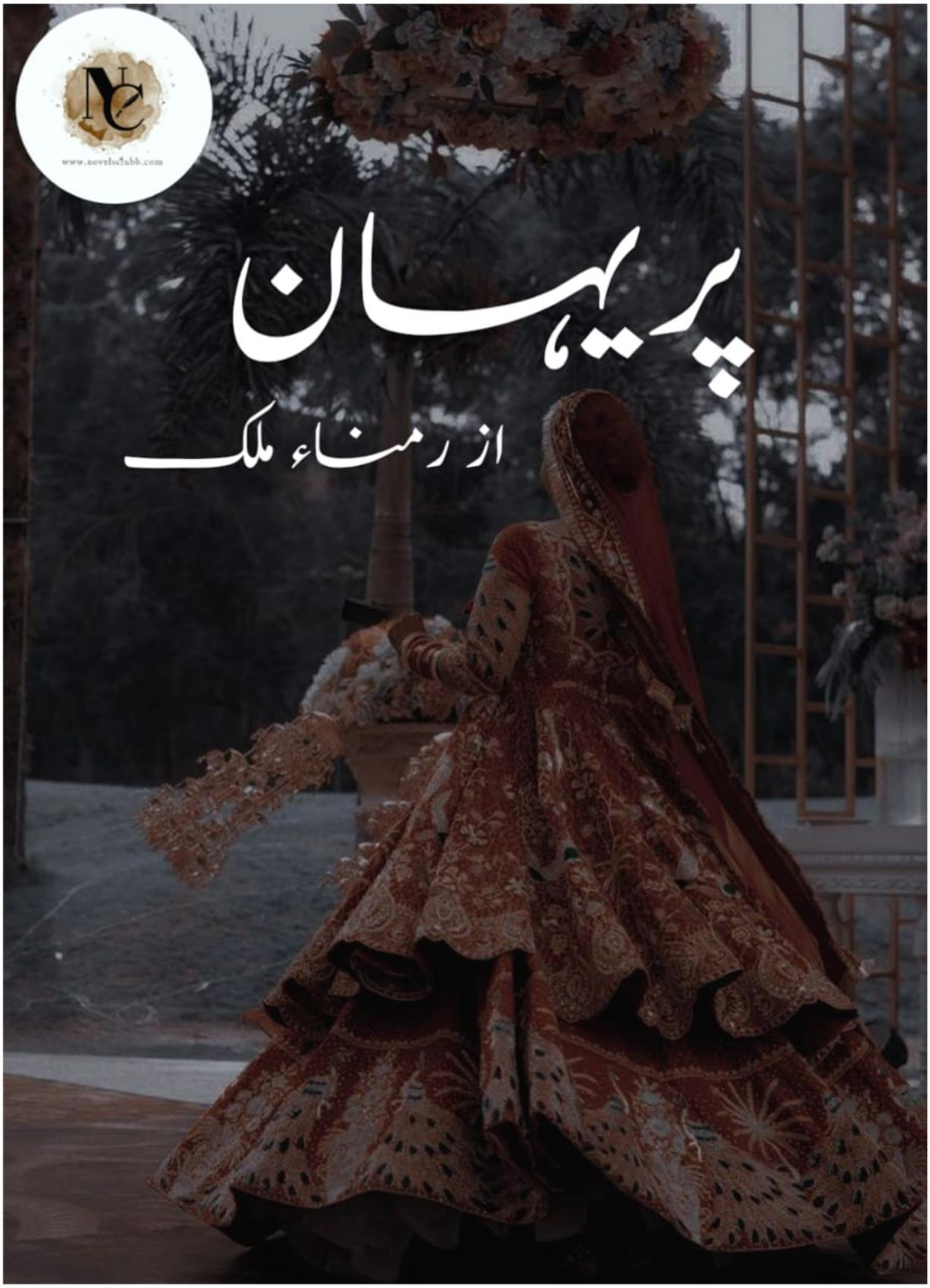
پریہان
از رمناء ملک

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

افسانہ: پریہان

رائٹر رمنا ملک

"کہانی ہے ایک ایسے منفرد موضوع اور ان لوگوں پر جنہیں یہ ظالم دنیا انسان ہی نہیں سمجھتی!!!"

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ تپتی دوپہر کا وقت تھا۔ سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ جولائی کا وسط چل رہا تھا اور گرمی شدید تھی

ایسے میں وہ بھی اپنے کام پر نکلی ہوئی تھی۔ وہ اس وقت شدید پسینے میں نہائی ہوئی تھی، لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری تھی ویسے تو یہ اس کا روز کا معمول تھا جیسے عادت سی ہو گئی ہو لیکن آج سورج کی تپش کچھ زیادہ ہی تھی جو اس کے جسم کو جھلسا رہی تھی۔ بڑی سی چادر کو بمشکل سنبھالا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ نکلے باقی لوگوں نے خوب میک اپ کیا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ میک اپ سے پاک تھا۔

www.novelsclubb.com

لوگوں کے لیے وہ ایک صحت مند لڑکی تھی جو کام چوری کے سبب مانگنے کو ترجیح دے رہی تھی۔ وہ ٹریفک سگنلز پر کھڑی گاڑیوں کے شیشوں پر ہاتھ مار مار کر بھیک مانگ رہی

تھی۔ کوئی تو جلدی سے دس بیس دے کر اس سے جان چھڑوا لیتا تو کوئی اسے وہیں سے جھاڑ دیتا۔ وہ جو بھی تھی لیکن کسی کی نظر میں اس لڑکی کیلیے عزت نہیں تھی۔

بہر حال جتنا بھی اکٹھا ہوا وہ اپنی چادر کے پلو میں باندھتی اب اپنے ٹھکانے پر جا رہی تھی۔ تھوڑا آگے جاتے اس کا سارا ٹولہ اکٹھا ہو گیا تھا۔ شاید ان کا وقت مقرر تھا۔ آج کی روداد ایک دوسرے سے بیان کرتے وہ سارے اپنے ٹھکانے پر پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک تنگ و تاریک اور سنسان گلی تھی۔ کوئی چوبارہ سا لگتا تھا۔ گولائی میں بنی سیڑھیوں کو پار کرتے وہ سارے

باری باری اوپر جا رہے تھے۔ وہاں ایک عجب سی گہما گہمی تھی۔ سارے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ایک قطار میں کئی کمرے بنے تھے اور ایسا لگتا تھا کہ ایک کمرے میں کئی لوگ رہتے ہوں۔ کمروں کے باہر برآمدہ تھا اور بس یہی ان کا ٹھکانہ تھا۔ وہیں بچھے تخت پر ایک ادھیڑ عمر خاتون بیٹھی تھیں وہ جیسے ان سب کی بڑی لگتی تھیں۔ تخت کے ارد گرد گاؤ تکیے رکھے گئے تھے۔ اور انہی کے ساتھ ٹیک لگائے وہ پیسے گن رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر ایک مطمئن مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ گرمی کے باوجود بھی اچھی خاصی دیہاڑی لگ گئی تھی۔ گھر اس کا

www.novelsclubb.com

جیسا بھی تھا لیکن اس میں ہر سہولت موجود تھی۔اس برآمدے نما سی جگہ پر اے سی کی سہولت بھی موجود تھی۔

"اے پری تو کہاں ہے ری!" پیسوں کو پاس پڑے چھوٹے سے صندوق میں رکھتے اسے اپنی لاڈلی کی یاد آئی تھی۔پری جو سب کے ساتھ بیٹھی تھی فوراً سے بھاگتی اپنی "پارو ماں" کے پاس آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی ماں!" ڈوپٹہ گلے میں اس طرح لیا گیا تھا کہ اس کا سارا سراپا چھپ سا گیا تھا۔

"میری پری!آج تو تھک گئی ہو گی نا!!اے شمیم پانی لا میری پری کے لیے۔ذرا جام شیریں بھی گھول کے لانا!!"اسے جگہ بنا کر اپنے ساتھ بٹھاتے انہوں نے ہانک لگائی تھی۔

"پارو ماں ہم بھی اسی کی طرح گھوم کے آئے ہیں آپ تو ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہیں ہاں!!"پاس کھڑی سونیا ہاتھ پر ہاتھ مارتے نروٹھے پن سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اری تو جانتی تو ہے یہ چھوٹی سی تھی جب ہمارے پاس آئی تھی بھول گئی کیسی تھی!زندگی سے تھکی ہوئی۔دیکھ تو گلاب جیسی ہے لیکن اس ظالم سماج نے اسے دربدر کرنے

میں کوئی کسر نہ چھوڑی تب سے دل کے قریب ہو گئی ہے
لیکن تم سب کے بنا بھی یہ پارو کسی کام کی نہیں ہے۔۔
دل پر مت لیا کرو۔" پہلے پیار سے سمجھاتے آخر میں وہ
ایک چپت اس کے کندھے پر مارتے بولی تھیں۔ جس پر وہ
سب بھی مسکرا دی تھیں۔اتنے میں شمیم بھی سب کے
لیے ٹھنڈا ٹھار شربت لائی تھی۔سب سے پہلے "پارو" کی
"پری" کو دیتی اب وہ باقی سب کو بھی پلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شبنم رات کو ایک بڑے صاحب کے گھر محفل پر جانا
ہے۔اور یاد ہے نا کہ میں نے پری کو بھی لے کر جانا ہے
اسے اچھے سے تیار کرنا!! (پری کو پارو ماں ایسی ہی بڑی

بڑی محفلوں پر لے کر جایا کرتی تھیں، باقی محفلوں میں کوئی اور جایا کرتا تھا۔)"

"ٹھیک ہے ماں میں پری کو ایسا اعلی قسم کا تیار کروں گی کہ سارے پاگل ہی ہو جائیں گے!!" شبنم چٹکی بجاتے ایک ادا سے بولی تھی۔

"یہ ان لوگوں کی ایک خاص جگہ تھی جہاں نہ مرد مقیم تھے نہ عورت!! پھر یہ تھے کون؟؟؟ شاید مرد و عورت کی ملی جلی مخلوق!! یا پھر وہ جن کی اس معاشرے میں کوئی جگہ نہ تھی۔ انہیں نہ مرد کہا جاتا تھا اور نہ ہی عورت۔۔۔"

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

"ماشاءاللہ! ایسے ہی تو میں اسے پری نہیں کہتی دیکھو ہے ہی میری پری!!" وہ اس وقت مہرون رنگ کی سلک کی ساڑھی پہنے ہوئے تھی۔اس کی دودھیار نگت پر یہ رنگ خوب کھل رہا تھا۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیا گیا تھا اور دونوں اطراف میں آوارہ لٹیں جھول رہی تھیں۔ بڑی بڑی گرے آنکھوں میں گہرا کاجل ڈالا گیا تھا جو اسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

"وہ مخنث تھی! لیکن وہ شکل سے ایسی نہیں لگتی تھی اس کی اس جنسی خامی نے اسے بہت کچھ سہنے پر مجبور کیا تھا کہ

www.novelsclubb.com

وہ ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔ لیکن پھر اسے پارو ملی تھیں جو اسے وہاں لائیں جہاں اس جیسے کئی لوگ موجود تھے ایسے لوگ جو اسے حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے، وہ ان سب سے خوبصورت تھی اور وہ اس کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے۔ کئی مرد اسے گندی نظروں سے بھی دیکھتے تھے کیونکہ وہ اس کے "نقص" سے واقف نہیں تھے۔

"لیکن وہ ایک ایسا نقص تھا جو قدرتی طور پر اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

پارو اسے محفلوں کی زینت بناتی تھیں۔ وہ اسے باہر مانگنے کے لیے نہیں بھیجتی تھیں لیکن وہ خود ہی ضد کر کے جایا

کرتی تھی کہ باقی سب جاتے تھے تو اس کا بھی فرض بنتا تھا۔۔

"چل پری صاحب کی گاڑی آگئی ہے دیر ہو رہی ہے۔۔"

اسے سوچوں سے پارو کی آواز نے نکالا تھا۔سر جھٹکتے وہ ان کے ساتھ چل دی تھی۔

"وہ انجان تھی کہ ایک قیامت اس کی منتظر تھی۔کئی برسوں سے ٹوٹے اس دل نے ایک بار پھر سے کرچی کرچی ہونا تھا۔اگر "پارو" جانتی ہوتی تو وہ کبھی بھی "پری" کو وہاں لے کر نہ جاتی۔۔۔"

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ ایک بڑے سے بنگلے کا منظر تھا۔ جسے برقی قمقمے اور لائیٹوں سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ گھر کے اندرونی حصے کو خاص گھر کی عورتوں کے لیے مختص کیا گیا تھا اور باہر کا بیک یارڈ ان مردوں کے لیے جو اس محفل سے لطف اندوز ہونگے۔ ان کے آتے ہی انہیں ایک کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔ مردوں کے لیے ایک زبردست پارٹی کا انتظام تھا۔ رقص کی محفل کے ساتھ حرام مشروب بھی عام تھا۔ کچھ دیر میں رقص کی محفل شروع ہو جانی تھی۔ تب تک ان کے لیے کھانا لایا گیا تھا جسے دیکھتے پری نے پرے دھکیل دیا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتی کسی

www.novelsclubb.com

چیز کو منہ نہ لگاتی تھی۔" رقص اس کی مجبوری تھی۔اسے یہ سب پسند نہیں تھا لیکن یہ معاشرہ اسے عزت کی زندگی گزارنے ہی نہیں دیتا تھا۔اس نے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔وہ خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے ہوئے تھی۔" پارو نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دلاسہ دیا تھا جس پر وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔کھانا رکھ کر جانے والے مرد کی مسکراہٹ بھی کافی معنی خیز سی تھی۔لیکن اب وہ ان نظروں کی عادی ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میڈم صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ محفل کا آغاز کیا جائے۔۔"ایک ملازم نے آکرانہیں اس کے صاحب کا پیغام دیا تھا۔

"جی ابھی آئے۔۔"چادر اتارتے پری اب خود کو اس محفل کے لیے تیار کر رہی تھی۔مردوں کی زہریلی نظروں کو سہنے کی ہمت جمع کرتے آخر کار وہ پارو کے ساتھ باہر کی جانب چل دی تھی۔ساڑھی کے ساتھ پہنی ہیلز کو اس نے ایک طرف اتار دیا تھا۔اپنی آنکھوں کو زور سے بند کرتی وہ اسٹیج تک گئی تھی۔"وہ اس اذیت میں صرف اور صرف ایک انسان کی وجہ سے تھی۔کیا ہو جاتا

www.novelsclubb.com

اگر وہ اسے گھر کے کسی ایک کونے میں جگہ دے دیتا! کیا ہو جاتا جو وہ بھی ملازموں کی طرح دو وقت کی روٹی کھا لیتی لیکن نہیں اس شخص نے اسکی ایک نہیں سنی تھی۔"

"اس نے پری کو اس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ جہاں صرف ایسی ہی زندگی اس کا مقدر بنی تھی۔۔"

جیسے ہی میوزک شروع ہوا پری نے بھی اپنے رنگ دیکھانے شروع کیے۔ رقص کے دوران وہ اپنی آنکھیں بند رکھتی تھی کہ ان نام نہاد مردوں کی خود پر مرکوز نظروں کو ان آنکھوں سے نہ دیکھ پائے۔ ویسے تو بند آنکھوں کے ساتھ بھی وہ محسوس کر سکتی تھی کہ مرد اس

www.novelsclubb.com

پر کس طرح سے نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ لیکن پھر بھی کافی حد تک وہ اس طرح پر سکون رہتی تھی۔ لوگ اس کے رقص کو سیٹیاں بجا کر، آوازیں نکال کر، اور پیسے اڑا اڑا کر داد دیتے تھے۔ اس کی خوبصورتی پر کئی لوگ فدا تھے۔ اس کی منہ مانگی قیمتیں فقط ایک رات کے لیے پارو کو لگائی جاتی تھیں۔ لیکن پارو پری سے یہ کام نہیں کرواتی تھی۔ کیونکہ پری نہیں چاہتی تھی۔ رقص کی محفل کئی گھنٹے جاری رہی تھی اور مسلسل پری نے اپنے جوہر دیکھائے تھے۔ جیسے ہی رقص کی محفل تمام ہوئی تو پری نے بھی اپنی آنکھیں کھولیں۔ مرد نشے میں پوری طرح دھت اپنی

www.novelsclubb.com

غلیظ نظریں اب تک اس پر مرکوز کیے ہوئے تھے۔ایک ہجوم تھا جو اس وقت یہاں جمع تھا۔اسی ہجوم میں اگلی صف میں موجود ایک شخص پر اس کی نظریں رکیں اور نظروں نے دوبارہ پلٹنے سے انکار کر دیا۔وہ بھی اب تک تالیاں بجاتا پارو کی طرف بڑھ رہا تھا۔پری تو پہچان گئی تھی لیکن وہ نہیں پہچان پایا تھا۔پہچانتا بھی کیسے اب تو کئی برس بیت چکے تھے۔اس نے کسی کو اشارہ کیا تھا اور وہ نوٹوں سے بھرا ایک پورا بیگ لاتے اسکے ہاتھ میں تھما گیا تھا۔

پارو نے بھی پری کا ہاتھ پکڑتے جلدی سے اسی کمرے میں جانے کی کی تھی جہاں وہ پہلے بیٹھے تھے۔وہ بھی بیگ پکڑتا

www.novelsclubb.com

اسی طرف آیا تھا۔ وہ پہنچتا کہ پری نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

"پری دروازہ کھول وہ پیسے لا رہا تھا!" پارو اس وقت حیرانی کے سمندر میں غرق تھی۔

"ماں اگر تم مجھ سے اتنا سا بھی پیار کرتی ہو تو میری ایک بات مانو گی؟؟" وہ انگوٹھے اور انگلی کے درمیان فاصلہ قائم رکھتے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی بات؟" وہ ناسمجھی سے اسے تک رہی تھی۔ پری نے تھوک نگلا تھا اور اسے سب بتانا شروع ہوئی تھی۔

"ماں یہ وہی شخص ہے یہ اسی کا بنگلہ ہے جس نے آج مجھے اس دوراہے پہ لا کھڑا کیا ہے! یہ وہی شخص ہے جس نے مجھے قبول کرنے سے منع کر دیا تھا۔ جس نے مجھے میری ماں سے جدا کر دیا تھا۔ وہ ماں جو میری جدائی برداشت نہ کر پائی اور اس دنیا سے ہی رخ موڑ گئی۔ بد قسمتی سے یہ میرا باپ ہے پارو ماں! جس نے مجھے قبول نہیں کیا تھا۔ کیونکہ میں "مخنث" تھی۔ اب تو لوگوں نے ہمیں کئی نام دے دیے ہیں کوئی ہمیں "خسرا" کہہ کر پکارتا ہے تو کوئی "زنانہ"، کوئی "کنرِ" کہہ کر پکارتا ہے تو کوئی "خواجہ سرا" اور کوئی "ہیجڑا"۔ اور یہ کوئی بھی نام عزت کے

www.novelsclubb.com

زمرے میں نہیں آتا ماں آپ تو سب سمجھتی ہیں!!آج تک میرے رقص سے آپ کو بہت کچھ ملا ہے لیکن آج میری آپ سے ایک یہی فریاد ہے کہ یہ جو شخص باہر نوٹوں سے بھرا بیگ لے کر کھڑا ہے نا یہ سارے پیسے نکال کر اس کے منہ پر مارنا!!!بولیں آپ یہ سب کریں گی نا!!!"ایک ایک بات انتہائی درد بھرے لہجے میں بولتی وہ آخر میں روہانسی ہو چکی تھی۔پارو اماں نے اثبات میں سر ہلاتے دروازہ کھول دیا تھا جسے وہ کب سے پیٹے جا رہا تھا۔جبکہ "پریہان"رخ موڑے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئے پارو بیگم اتنی دیر کیوں لگادی!! ہم توآپ کی خدمت میں یہ نظرانہ پیش کرنے آئے تھے۔کیاغضب مال لائی ہیں آپ آج قسم سے دل خوش ہوگیا۔میں تو ایک عرضی لے کرآیاتھاکہ اگرمیں اس حسینہ کے ساتھ کچھ حسین پل بتالوں تو!!"وہ رخ موڑ کر کھڑیں پری کو للچائی نظروں سے دیکھتے بولاتھا۔

"یہ توسہی کہاآپ نے دلاور سائیں!! یہ تو واقعی ایک ہیرا ہے ہیرا۔۔ لیکن یہ بکاؤمال نہیں ہے تواس بارے میں تو خاموش ہی رہیں۔۔ خیرلائیں دیں پھر ہمارا حق ہمیں!!"

www.novelsclubb.com

وہ ہتھیلی آگے کرتی بولی تھی۔اور پریہان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

"بیگ لے کر بیڈ پر رکھتے پارو نے اسے کھولا تھا اندر لاتعداد نوٹ موجود تھے۔نوٹوں کو ایک ترتیب سے رکھا گیا تھا۔پارو نے ایک نظر پری کو دیکھا اور پھر دلاور کو!! اور پھر دونوں ہاتھوں میں نوٹوں کو بھرتے سارے نوٹ دلاور کے منہ پر دے مارے تھے۔دلاور نشے کے باوجود بھی ہکا بکا رہ گیا تھا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کسی نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا۔کچھ دیر خاموشی رہی تو پریہان نے بھی

www.novelsclubb.com

پلٹ کر دیکھا اور اس منظر کو دیکھتے وہ سرشار سی ہو گئی تھی۔

"آج پارو نے اس کا مان رکھ لیا تھا، پارو نے ثابت کر دیا تھا کہ اسے واقعی اپنی پری، اپنی پریہان سے محبت ہے۔۔۔"

"میں یہ سارے پیسے تمہارے منہ پر مارتی ہو دلاور سائیں!! کیونکہ تم اسی لائق ہو۔۔۔ مجھے اس انسان کا پیشہ نہیں چاہیے کہ جس میں انسانیت ہی نہ ہو!! جو کسی دوسرے کو انسان ہی نہ سمجھتا ہو۔۔ مرد اور عورت کے علاوہ موجود جو ایک جنس ہے وہ بھی اس پاک ذات کے حکم سے ہی پیدا ہوتی ہے، لیکن تم جیسے پنچ زہنیت کے

www.novelsclubb.com

لوگ ہم جیسوں کو انسان سمجھتے ہی نہیں۔ جس کے ساتھ کچھ حسین پل بتانے کی عرضی لائے ہو نہ وہ ایک عورت نہیں بلکہ ایک "ہیجڑا" ہے!!"دلاور آنکھیں پھاڑے اس کا انکشاف سن رہا تھا۔۔

"لیکن اس نقص کے ساتھ ہمیں بھی اسی رب نے پیدا کیا ہے جس نے تم سب کو کیا ہے۔۔"وہ اوپر کیطرف اشارہ کرتی بولی تھیں۔پری کے تو سارے زخم پھر سے تازہ ہو گئے تھے۔آنسو لڑیوں کی مانند اس کے گالوں پر بہہ نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم مرد اور عورت یہ نہیں سمجھتے کہ "مخنث" بھی ایک جنس ہوتی ہے ہم بھی اسی رب کی مخلوق ہیں۔ لیکن تم لوگ تو ہمیں انسان ہی نہیں سمجھتے۔۔ تھو ہے تم لوگوں کی ایسی پنچ سوچ پر!!"

"ہم بھی انسان ہی ہوتے ہیں سائیں! ہم بھی جذبات رکھتے ہیں! ہم بھی خواہشات رکھتے ہیں! عزت کی زندگی ہم بھی جینا چاہتے ہیں لیکن تم لوگ ہمیں ایسا کرنے ہی نہیں دیتے! زندگی اجیرن بنادی ہے ہم جیسے لوگوں کی تمہارے اس گھٹیا سماج نے۔۔اس کے ساتھ کچھ پل بتانے تھے نا تمہیں؟؟" وہ پری کو بازو سے تھامتے اسکے

www.novelsclubb.com

روبرو لائی تھی اور وہ بھی کٹی پتنگ کی طرح پارو کے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی۔ دلاور صرف اس کو دیکھ رہا تھا یا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پارو آخر اسے کہہ کیا رہی ہے۔

"یہ تیری اولاد ہے۔۔" وہ گلہ پھاڑ کر چلائی تھی۔ پری نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھیں۔ اور دلاور ایک قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔ باہر کے لوگ خود میں ہی مدہوش تھے انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ اندر کیا چل رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ تیری اولاد ہے دلاور! سنا تو نے یہ تیری وہ اولاد ہے جسے تو نے اپنی بیوی کی لاکھ دہائیوں پر بھی گھر میں جگہ نہیں دی تھی۔ صرف اس وجہ سے کہ یہ نہ تو بیٹی تھی اور

نہ ہی بیٹا! تو اسے مارتا تھا، پیٹتا تھا، لیکن آج مجھے یہ بتا کہ آخر اس کا قصور کیا تھا؟ کیا یہ جان بوجھ کر ایسی پیدا ہوئی تھی؟ یہ تیری پہلی اولاد تھی جسے تو نے اپنی ماں سے دور کر دیا تھا اور وہ بیچاری چل بسی۔ روح نہیں کانپی تیری؟ نہیں کانپی تبھی تو تو نے بھی امیر ماں باپ کی اکلوتی بیٹی سے شادی رچالی اور آگیا اس بنگلے میں!! دربدر کون ہوا؟ یہ معصوم؟ جو صرف چھ یا سات برس کی ہو گی؟ تو نے تو اسے سڑک پر چھوڑ دیا اور بس تیرا کام ختم! لیکن آج تجھے شرم نہ آئی کہ اپنی ہی اولاد کے ساتھ تو چند حسین پل بتانے کی آس لیے آیا ہے۔ تو تو اسے پیدا کر کے بھول گیا

www.novelsclubb.com

لیکن یہ آج بھی تجھے نہیں بھولی!!" وہ کچھ پل سانس لینے کو رکی تھی۔ دلاور نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی اس منفرد جنس کو دیکھا تھا۔ آج نظروں میں غلاظت نہیں تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ حسین تھی۔ کوئی نہ جان پاتا کہ اس کی اصلیت کیا ہے! سب اسے لڑکی ہی سمجھتے۔ اگر وہ اسے اپنے پاس رکھ بھی لیتا تو کسی کو پتہ نہ چلتا۔ اگر سب رشتے داروں کو علم تھا بھی تو وہ کسی اور جگہ پر بھی تو اسے رکھ سکتا تھا! کیا ہو جاتا اگر وہ اس کی شادی نہ کرتا اور اپنے پاس رکھ لیتا کوئی بھی بہانہ بن سکتا تھا گر اس

کی نیت ہوتی اسے رکھنے کی تو!! وہ اس کی جانب قدم بڑھا ہی رہا تھا کہ پاروان دونوں کے مابین حائل ہو گئی تھی۔

"نہ دلاور سائیں نہ۔" وہ انگلی سے اس منع کرتی بولی تھی۔

"اب یہ تیری نہیں میری بیٹی ہے۔اب یہ تیری پریشے نہیں،اب یہ میری پریہان ہے! اب یہ پارو کی پریہان ہے۔" وہ اپنی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔

"میں اسے تیرے سائے سے بھی دور رکھوں گی۔میں تجھے اسے دیکھنے تک نہیں دونگی۔۔تیری یہ بھیک میں ملی دولت تجھے بہت مبارک ہو۔ہمیں ایسی دولت نہیں

www.novelsclubb.com

چاہیے۔۔ چل پری جلدی سے چادر پہن ہم یہاں ایک پل نہیں رکیں گے۔" وہ پری کی طرف رخ موڑتے بولی تھی۔وہ بھی ہوش میں آتی اپنے آنسو پونچھتی جلدی سے چادر پہننے لگی تھی۔

"پار وایساتو نہ کرو مجھے کچھ پل اسے دیکھ تو لینے دو۔میں جانتاہوں میں اس کے بھی لائق نہیں ہوں بہت بدنصیب باپ ہوں میں لیکن تم تو ظالم نہ بنو۔۔" وہ ایک ہی جست میں آگے بڑھتے بولا تھا۔لیکن پار وا سے لیتی جلدی سے باہر نکل گئی تھی۔وہ جانتی تھی یہ انسان اب اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا لیکن وہ بھی پری کو لے کر

www.novelsclubb.com

کہیں دور چلی جائے گی۔وہ پیچھے سے آوازیں دیتا رہا تھا لیکن وہ نہیں رکی تھی۔۔

"اچھا سنو آدھی رات کو تمہیں کوئی سواری نہیں ملے گی میرے ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔"وہ بمشکل بول پایا تھا۔

"نہیں صاحب ہم جیسوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا! ہم حقارت بھری نظروں کے عادی ہیں پیدل بھی نکل جائیں گے ہماری فکر نہ کرو۔"پارو تیز لہجے میں کہتی اس کی نظروں سے اوجھل ہوگئ تھی۔دلاور کی نظروں نے دور تک ان کا پیچھا کیا تھا۔پری اب تک خاموش تھی اور وہ

www.novelsclubb.com

اگلے کئی دن خاموش ہی رہی تھی۔اس کو چپ سی لگ گئی تھی اور پارو نے سب کو آگاہ کرتے اپنا سارا سامان پیک کر لیا تھا وہ اس شہر کو چھوڑ دینا چاہتی تھی مکان تو ویسے ہی کرائے کا تھا۔دلاور ملنے آتا تھا لیکن وہ لوگ اسے دروازے سے ہی باہر بجھوا دیتے۔کئی سال تو باپ بننا اسے یاد نہ آیا تھا اور اب اپنی اولاد کو اس حال میں دیکھتے اس کی ہمدردی جاگ اٹھی تھی۔پارو تو شہر بدل چکی تھی لیکن دلاور اسی رات تک ہی ٹھیک رہا تھا۔یہ دوری اسے دیمک کی طرح کھاتی جا رہی تھی۔اس ندامت نے اسے زیادہ عرصہ جینے نہیں دیا تھا اور وہ کچھ عرصے میں ہی اپنی ابدی

www.novelsclubb.com

نیند جا سویا تھا۔پری شہر بدلنے کے کچھ عرصے بعد روٹین میں آئی تھی۔خاموشی ٹوٹی تو اس نے پارو کے گلے لگتے اپنے سارے آنسو بہا دیئے تھے۔

"پارو ماں ہم بھی تو انسان ہوتے ہیں نا! ہمیں کوئی انسان کیوں نہیں سمجھتا؟ہم بھی تو خواہش کرتے ہیں کہ ہم بھی ماں باپ کے ساتھ رہیں ان کیساتھ لاڈ کریں۔لیکن یہ معاشرہ ہمیں ایسا کیوں نہیں کرنے دیتا؟یہ لوگ کیوں ہم سے خار کھاتے ہیں؟یہ ہم سے ہمارا بچپن،ہماری خواہشات،ہماری عزت نفس سب کچھ چھین لیتے ہیں۔یہ معاشرہ سب سے بڑا قاتل ہے ماں یہ کسی کو نہیں جینے

www.novelsclubb.com

دیتا۔یہ ہماری زندگیوں کو بد سے بد تر بنا دیتا ہے۔یہ ہمیں تھکا دیتا ہے ماں یہ ہمیں تھکا دیتا ہے۔۔اتنا کہ ہمیں خود سے گھن آنا شروع ہو جاتی ہے ہم خود سے ہی نفرت کرنے لگ جاتے ہیں کہ جیسے ہم اس دھرتی پر بوجھ ہوں۔۔" وہ بولنے پر آئی تو بہت کچھ بول گئی۔پارو نے اسے سب بولنے دیا تھا۔وہ چاہتی تھی کہ کب سے اپنے اندر سمویا درد وہ نکال باہر کرے۔۔وہ خاموشی سے اس کی پیٹھ تھپکتی رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کبھی کبھی کسی درد کے مارے انسان کو سن لینا چاہیے تاکہ وہ اپنا درد بانٹ کر خود کو اس درد سے آزاد کر سکے۔۔"

"میں یہ رقص وغیرہ نہیں کرنا چاہتی ماں۔میں لوگوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہتی۔میں اس اذیت بھری زندگی سے تھک گئی ہوں۔میں گھروں میں کام کرلوں گی کوئی میری اصلیت سے واقف نہیں ہے میں کرلوں گی ماں۔۔"آنسو پونچھتی وہ فریاد کررہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو بہت خوبصورت ہے پری بلکل پریوں جیسی تجھ پر یہ آنسو نہیں جچتے۔۔" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے محبت سے بولی تھیں۔

"میری اس خوبصورتی کا کیا فائدہ ماں جب میرے نصیب ہی اتنے بدصورت ہیں۔اس نقص نے مجھے لوگوں کی نظروں میں حقیر بنا کر رکھ دیا ہے۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ان کے ہاتھ تھامتے بھرائی آواز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسے نہیں کہتے پری۔۔یہ فرق تو اس معاشرے نے رکھا ہے اس رب کے لیے تو ہم سب ایک برابر ہیں۔۔وہ ہم سے بھی اتنا ہی پیار کرتا ہے جتنا اپنے باقی بندوں سے۔

ہم اپنے گھر میں کوئی کام کر لیں گے اور کسی کے ذریعے آگے دکانوں پر بھیج دیا کریں گے۔ میرا ایک جاننے والا ہے جو ہمارا مال سپلائی کرے گا اب تو پارو بھی تھک گئی ہے اپنی اس زندگی سے۔۔" پارو بھی اپنے مردانہ شبیہہ والے چہرے سے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

"ہاں پارو ماں ہم سب مل کر کوئی کام کریں گے اور عزت کی روٹی کھائیں گے یہ معاشرہ ہمیں جو سمجھتا ہے سمجھتا رہے ہم خود کو اس ظالم سماج کی وجہ سے اداس نہیں کریں گے۔۔" شبنم بھی ہاں میں ہاں ملاتے بولی تھی۔ جس پر سب نے ہامی بھری تھی۔ وہاں موجود سب کی کہانی ایک

www.novelsclubb.com

دوسرے سے ملتی جلتی تھی۔وہاں موجود ہر جنس ایک دوسرے کے درد سے ایک دوسرے کی تکلیف سے واقف تھا۔یہاں سب ایک دوسرے کو ایک جیسا سمجھتے تھے۔ان سب نے سلائی کڑھائی کرنا شروع کردی تھی۔ ایک وسیلہ سہیل کی صورت میں رب نے انہیں دیا تھا کہ وہ ان کو مال لا بھی دیتا اور سپلائی بھی کر آتا۔۔زندگی سب کی سہل سی ہوگئی تھی۔اب وہ سب بھی خوش رہنے لگی تھیں۔رب سے توبہ کرتے اب وہ سب قرآن کی تعلیم بھی موبائل کے ذریعے لینے لگی تھیں۔۔پری کو تو اس کی ماں نے نماز کا طریقہ چھوٹی سی عمر میں ہی سیکھا دیا تھا البتہ

www.novelsclubb.com

قرآن کی تعلیم وہ اب لے رہی تھی۔رب سے توبہ کرتے وہ اتنی محنت سے سب کام کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے لیے ایک گھر بھی لے لیا تھا۔وہ گھر "پارو ماں" کے نام تھا۔یہ چھوٹا سا آشیانہ ان کے لیے ان کی جنت تھا۔وہ سب بہت خوش تھیں۔

"پریہان نے اس گھر میں ایک چھوٹا سا باغیچہ بھی رکھوایا تھا۔اسے پھولوں سے عشق تھا کیونکہ وہ خود بھی ایک پھول جیسی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اپنے اس چھوٹے سے باغیچے میں قدم رکھتے اس نے اوپر آسمان کو تکتے دل ہی دل میں اس رب کا شکر ادا کیا تھا۔وہ

ابھی نہا کر نکلی تھی موسم بھی خاصا خوشگوار تھا۔بال ابھی بھی گیلے تھے اور شانوں پر پھیلے ہوئے تھے۔وہ دونوں باہوں کو پھیلائے گول گول گھومنے لگی تھی۔دل خوشی سے سرشار تھا۔رب نے اسے آخرکار عزت کی زندگی سے نواز ہی دیا تھا۔وہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم ہی تھا۔لائٹ پیچ کلر کے فراک کے ساتھ ہم رنگ پاجامہ اور شیفون کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ ڈوپٹے کے دونوں سروں کو ہاتھوں میں تھامے گول گول گھوم رہی تھی۔

کہ ایک دم سے آسمان پر کالے بادل چھائے تھے اور یک لخط برس پڑے تھے۔اس نے اپنی گرے آنکھوں کو بند

www.novelsclubb.com

کرتے بارش کو محسوس کیا تھا۔بارش کے موٹے موٹے

قطرے اس کے جسم پر پڑتے اس کی روح کو اندر تک

سرشار کر رہے تھے۔باقی سب بھی بارش کو دیکھتے باہر آ

گئے تھے۔کچھ نے تو اس کے ساتھ ہی گھومنا شروع کر دیا

تھا۔کھڑکی کی اوٹ سے یہ منظر دیکھتے پارو ماں نے بھی

اس رب کا شکر ادا کیا تھا جس نے انہیں اس خوبصورت

زندگی سے نوازا تھا۔پریہان کی خوشی دیدنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ پریہان تھی،

وہ پریوں جیسی خوبصورت تھی،

وہ خوبصورت دل کی مالک تھی،

وہ مٹھاس لہجہ رکھتی تھی،

وہ ہر حال میں اس رب کا شکر ادا کرتی تھی،

وہ خود کے لیے خود ہی کافی تھی،

اس کے ساتھ نہ کسی کا نام تھا، اور نہ ہی اسے ضرورت تھی،

وہ پریہان تھی، وہ پریوں جیسی خوبصورت تھی۔"

(از رمنا ملک)

☆☆☆☆☆

(ختم شد)

www.novelsclubb.com